روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۱۸ | ہفتہ - ۱۹ شعبان - ۱۴۱۵ھ ' ۲۱- صلح ۱۳۷۴ ھش ' ۲۱- جنوری ۱۹۹۵ء

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

انسان کو چاہئے کہ اپنے عیبوں کو شمار کرے اور دعا کرے پھر اللہ تعالیٰ بچاوے تو بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں مانوں گا(-)

دو چیزیں ہیں ایک تو دعا کرنی چاہئے۔ دوسرا طریق یہ ہے (-) راست بازوں کی صحبت میں رہو تاکہ ان کی صحبت میں رہ کر کے تم کو پتہ لگ جاوے کہ تمہارا خدا قادر ہے۔ بینا ہے۔ سننے والا ہے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور اپنی رحمت سے بندوں کو صدہا نعمتیں دیتا ہے۔ جو لوگ ہر روز نئے گناہ کرتے ہیں وہ گناہ کو حلوے کی طرح شیریں خیال کرتے ہیں۔ ان کو خبر نہیں کہ یہ زہر ہے کیونکہ کوئی شخص سنکھیا جان کر نہیں کھا سکتا۔ کوئی شخص بجلی کے نیچے نہیں کھڑا ہوتا اور کوئی شخص سانپ کے سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ اور کوئی شخص کھانا شکی نہیں کھا سکتا۔ اگرچہ اس کو کوئی دو چار روپے بھی دے۔ پھر باوجود اس بات کہ جو یہ گناہ کرتا ہے کیا اس کو خبر نہیں ہے۔ پھر کیوں کرتا ہے؟ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا دل مضر یقین نہیں کرتا۔ اس واسطے ضرور ہے کہ آدمی پہلے یقین حاصل کرے جب تک یقین نہیں غور نہیں کرے گا اور کچھ نہ پائے گا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۷۵)

تمام خرابیوں کی جڑھ لقاء الٰہی کے مضمون کو بھلا دینا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

(کلام الٰہی) کی حکمتوں سے ہٹ کر جب دنیا کے حکمتوں والے بھی باتیں کرتے ہیں تو بالکل جاہلانہ باتیں ہوتی ہیں۔ جرائم کو قوانین نہیں روکا کرتے۔ کوئی دنیا کا قانون' کوئی دنیا کی پولیس جرائم کو روک نہیں سکتی۔ جرائم کو دبا سکتی ہے اور جرائم کو روکنے کے لئے صرف اللہ تعالیٰ کا تصور اور اس سے تعلق کا تصور ہے جو حقیقت میں کام کر سکتا ہے۔ ایسا انسان جو خدا پر یقین رکھتا ہے اور خدا سے ملاقات کا یقین رکھتا ہے اس کے اندھیرے بھی روشن ہو جاتے ہیں کیونکہ اسے چھپنے کی کوئی جگہ نظر نہیں آتی۔ وہ جہاں بھی جائے جس حالت میں زندگی بسر کرتا ہو وہ آنکھوں کے نیچے رہتا ہے اور نظر کے سامنے رہتا ہے۔ یہی وہ ایک حقیقت ہے جو انسان کو گناہوں سے پاک کر سکتی ہے اس کے سوا اور کوئی طریق گناہوں سے پاک ہونے کا نہیں ہے۔

پس دنیا کی خرابیاں ہوں یا مذہبی امور سے تعلق رکھنے والے گناہ ہوں تمام جرائم کی جڑھ اس بات میں ہے کہ ہم خدا سے لقاء کے مضمون کو بھلا دیتے ہیں اور رفتہ رفتہ اس سے پیچھے ہٹتے چلے جاتے ہیں۔ ظاہراً انکار کریں یا

باقی صفحہ -

جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل صالح ہوتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

محترم منظور احمد صاحب قریشی

والد محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب وفات پا گئے

○ محترم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی کے والد محترم منظور احمد قریشی صاحب مورخہ ۱۷-۱- جنوری ۱۹۹۵ء کو بعد از غروب آفتاب انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر ۸۲ سال تھی۔ نماز جنازہ ۱۸- جنوری کو بعد از نماز عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جس کے بعد دعا محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کرائی۔

محترم ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب ان کی واحد اولاد تھے۔ ۱۹۵۳ء میں منیر کمیشن کے سامنے پیش کی گئی تمام رپورٹیں محترم قریشی صاحب کو اپنے ہاتھ سے ٹائپ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

احباب کرام سے موصوف کی بلندئ درجات کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد محمود طاہر ایم اے ابلاغیات' شاہد و محترمہ درثمین طاہر ایم ایس سی' ایم فل کو مورخہ ۹۵-۱-۱۸ بروز بدھ پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے نومولود کا نام کاشف محمود عطا فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کا پوتا اور مکرم رشید احمد صابر صاحب مقیم واشنگٹن کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت و سلامتی اور نیک اور صالح ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

تقریب شادی

○ مکرم شاہد اقبال صاحب (حال جرمنی) ابن مکرم صباح الدین صاحب دار النصر وسطی ربوہ کی شادی ۳۰- دسمبر ۹۴ء کو عمل میں آئی۔ جہاں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ نے موقع کی مناسبت سے مختصر خطاب فرمایا اور دعا کروائی۔

مکرم شاہد اقبال صاحب کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۸- اکتوبر ۹۴ء کو مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی نے عزیزہ صائمہ حناء صاحب بنت مکرم عبدالغفور ناصر صاحب دار النصر غربی ربوہ کے ساتھ پچاس ہزار روپے حق مہر کے عوض بیت الاحمد دار النصر وسطی ربوہ میں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۱- صلح ۱۳۷۴ ہش ۲۱- جنوری ۱۹۹۵ء

عمر کا کیا اعتبار؟

آج سے کچھ عرصہ پہلے حرکتِ قلب کے بند ہو جانے سے موت واقع ہو جانے کا کچھ زیادہ علم نہیں تھا۔ تو عام طور پر کہا جاتا تھا کہ معلوم نہیں کیا ہو گیا۔ بیٹھے بیٹھے گر گیا اور فوت ہو گیا۔ اچھا بھلا تو تھا لیکن اچانک گردن ڈھلکی اور روح جسم سے پرواز کر گئی۔ لیکن اب جب کہ حرکت قلب کے بند ہو جانے سے موت کے واقع ہو جانے کا اچھی طرح پتہ چل گیا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں، وہاں اور ہر جگہ انسان حرکت قلب کے بند ہو جانے سے اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ ہر انسان نے ایک نہ ایک دن اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے لیکن حرکت قلب کے بند ہو جانے سے جب کوئی رخصت ہو جاتا ہے تو ایک حسرت سی پیدا ہو جاتی ہے۔ کچھ کہہ نہ سکا، کچھ بتا نہ سکا، اور دوسروں کو بھی کوئی ایسا موقعہ نہ ملا کہ اس کی کوئی خدمت کرتے۔

ان ساری باتوں کے باوجود ہر انسان اپنے کاموں میں اتنا مصروف رہتا ہے کہ اسے یہ خیال ہی نہیں آتا کہ ایک نہ ایک دن اسے یہاں سے چلے جانا ہے۔ اور بعض اوقات وہ بالکل بھول جاتا ہے کہ موت بھی کوئی چیز ہے۔ اپنے ماحول میں لوگوں کو مرتے دیکھتا ہے ان کے جنازوں میں شرکت کرتا ہے ان کے پس ماندگان سے تعزیت کرتا ہے لیکن اپنے متعلق اسے کوئی خیال نہیں آتا۔ کہ میرے ساتھ بھی یہی کچھ ہونے والا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دعائیں آپ کیلئے) نے اپنے بعض اشعار میں بھی اس کی طرف نہ صرف اشارہ کیا ہے بلکہ کھول کر بتایا ہے کہ ایک دن تمہارا بھی جنازہ اٹھایا جائے گا۔ ایک دن تمہیں بھی سب کچھ یہاں چھوڑ کر چلے جانا ہے۔ یہ مقام سرائے فانی ہے لیکن بہرحال انسانی فطرت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ موت کو بھول جاتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں ان کیلئے) فرماتے ہیں۔

"عمر کا اعتبار نہیں۔ ہر شے پر اپنے دین کو مقدم رکھو۔ زمانہ ایسا آگیا ہے کہ پہلے تو خیالی طور پر اندازہ عمر کا لگایا جاتا تھا۔ مگر اب تو یہ بھی مشکل ہے دانشمند کو چاہئے کہ ضرور موت کا انتظام کرے۔ میں اتنی دیر سے اپنی برادری سے الگ ہوں۔ میرا کسی نے کیا بگاڑ لیا۔ خدا تعالیٰ کے مقابل پر کسی کو معبود نہیں بنانا چاہئے"۔

یہ بات کتنی سچی ہے کہ اب عمر کا اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا۔ پہلے کہا کرتے تھے کہ بچوں اور نوجوانوں کو دل کا حملہ نہیں ہوتا۔ لیکن اب یہ بات بھی درست نہیں رہی۔ بچوں کو بھی دل کا حملہ ہو جاتا ہے نوجوانوں کو بھی۔ اور عمر کا کوئی ایسا حصہ نہیں جس کے متعلق کہا جا سکے کہ انسان دل کے حملے سے محفوظ ہے۔ کسی نے ڈاکٹر صاحب سے پوچھا کہ جب آپ دل کا معائنہ کر کے کہہ دیتے ہیں کہ ٹھیک ٹھاک ہے تو کتنی مہلت دیتے ہیں۔ کہنے لگے ایک لمحے کی بھی نہیں۔ ادھر ہم کہتے ہیں کہ دل بالکل ٹھیک ٹھاک ہے اور ادھر دل کا حملہ ہو سکتا ہے۔ یہ وہی بات ہے جو حضرت صاحب نے فرمائی ہے کہ پہلے تو خیالی طور پر اندازہ عمر کا لگایا جاتا تھا۔ مگر اب تو یہ بھی مشکل ہے۔ چنانچہ اس صورت میں حضرت صاحب اس بات کی تلقین فرماتے ہیں کہ انسان کو ہمیشہ موت کا انتظام کرنا چاہئے۔ اسے موت کو یاد رکھنا چاہئے۔ موت کو یاد رکھنے سے ایک تو انسان کے دل سے گناہ سے دوری پیدا ہو جاتی ہے دوسرے وہ اپنے کاموں کو ہر وقت سمیٹنے کے قابل ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ پھیلاتا چلا جائے اور سمیٹ نہ سکے۔

دُور رہ کر بھی میرے پاس ہو تم
میری اُمید میری آس ہو تم
دل کی دھڑکن یہ کہہ رہی ہے مجھے
اب مرے واسطے اُداس ہو تم

ابوالاقبال

○

آخرِ شب کا ستارہ ہے نویدِ سحری
ڈوب جائے گا تو خورشید ہوَیدا ہوگا

تم سِسکتی ہوئی آہوں سے صدا چھینو گے؟
شورِ محشر تو نہ اِس طرح سے برپا ہوگا؟

ہم کو یُوں طوَق و سلاسل سے ڈرانے والو
جو یہاں ہے وہی زنداں میں ہمارا ہوگا

دشت میں دے گا جو گُلرنگ قبا کانٹوں کو
اس کے سَر خُونِ گُل و لالہ کا سہرا ہوگا

شب کی ظلمت میں سفر کرنے لگے ہیں کچھ لوگ
دِن کے اَوقات میں سُورج انہیں ڈستا ہوگا

آج کُھل جائے گا معصَومیٔ فطرت کا بھرم
آج بے داغ قباؤں کا تماشا ہوگا

کب نسیم آیا ترے گھر کوئی مہمانِ عزیز
دن چڑھے تُو نے کوئی خواب سا دیکھا ہوگا

نسیم سیفی

رپورٹ زیارت مرکز واقفینِ نو لاہور

○ ڈیفنس سوسائٹی، کیولری گراؤنڈ، جنوبی چھاؤنی، شمالی چھاؤنی، مصطفیٰ آباد، دارالذکر لاہور مورخہ ۹۴-۱۲-۳۰ بروز جمعۃ المبارک مندرجہ بالا مقامات ضلع لاہور سے ۲۹ واقفین نو اور ان کے والدین اور دیگر احباب جماعت و عہدیداران کا ۹۰ افراد پر مشتمل وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ آیا۔

اس وفد کے امیر محترم نعیم اختر تبسم صاحب تھے۔ اس وفد کو درج ذیل مقامات کی سیر کروائی گئی۔

بہشتی مقبرہ، قصر خلافت، بیت المبارک، دفاتر، دفتر لجنہ، قبرستان شہداء، نمائش، بیوت الحمد، بیت الاقصیٰ، یادگار چوک۔ خواتین اور بچوں کی حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سے ملاقات کروائی گئی جنہوں نے انہیں قیمتی نصائح سے نوازا۔

وفد سے مکرم سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے خطاب فرمایا اور بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

اگلے روز مورخہ ۹۴-۱۲-۳۱ کو دفتر وقف نو سے دعا کے ساتھ وفد کو دفتر وقف نو کے سامنے سے الوداع کیا گیا۔

وفد کے قیام و طعام کا عمدہ انتظام دارالضیافت کی طرف سے کیا گیا۔ وکالت وقف نو اس وفد کے سلسلے میں تعاون کرنے والے کارکنان کی مشکور ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

اب دیکھیں بہت سی ان صفات میں سے یہ چند صفات ہیں جو خدا کے ان بندوں کی بیان فرمائی گئی ہیں جو خدا سے باندھے ہوئے عہدوں کو پورا کرتے ہیں اور صراط مستقیم پر چلتے ہیں اور انعام یافتہ میں شمار ہوتے ہیں اور روزمرہ کی زندگی کی عام باتیں ہیں جن میں ہم میں سے اکثر ٹھوکر کھاتے اور ان معمولی معمولی عام معروف باتوں پر بھی عمل کرنے کی اہلیت نہیں پاتے۔ پس اگر ہم ہر نماز میں دعا کرتے ہوئے یہ سوچا کریں کہ دعا ہم یہ کر رہے ہیں اور کام کون سے کر رہے ہیں؟ دعاؤں کا راستہ اور ہے اور ہمارا چلنے کا رستہ اور ہے؟ تو اسی وقت انسان کے دل پر لرزہ طاری ہو جائے گا۔ عام انسان سے اگر کچھ مانگے اور دل میں کوئی اور بات ہو تو یہ بھی منافقت ہے اور ایک مکروہ بات ہے مگر خدا سے کچھ اور مانگے اور کچھ اور کرنے کے ارادے ہوں تو یہ ایک بہت ہی بڑا خوف کا مقام ہے۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور والدین سے اقرباء سے اور یتیموں اور مسکینوں سے حسن سلوک سے پیش آتے ہیں۔ بہت سی ایسی شکائتیں روزمرہ مجھ تک پہنچتی رہتی ہیں کہ بعض مرد ہیں جو اپنے گھر میں بھی اپنے بیوی بچوں سے حسن سلوک سے پیش نہیں آتے ان سے کرخت رویہ ہے۔ ان سے ظلم وستم کا سلوک ہے ان سے کنجوسیاں کرتے ہیں ان کو مصیبت میں مبتلا رکھتے ہیں۔ ایسی بیویاں ہیں جو بے چاری روتی پیٹتی مجھے خط لکھتی ہیں کہ ہمیں تو پیسے کا منہ نہیں دکھاتے۔ گھر میں کچھ ڈال دیا تو ڈال دیا اور وہ بھی ایسا کہ ایک ایک چیز کا حساب رکھتے ہیں۔ زندگی اجیرن ہے۔ بچوں سے حسن سلوک نہیں ہے۔ بچوں کو اس طرح پھینکا ہوا ہے جس طرح وہ بے جان چیزیں ہیں۔ ان کو حس ہی کوئی نہیں۔ ان باتوں میں مبالغہ بھی ہو گا لیکن جو لگ دنیا کے معاشروں سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ ہر معاشرے میں اس قسم کے ظلم موجود ہیں۔ ہو سکتا ہے وہ لکھنے والی غلط لکھ رہی ہو لیکن اور بہت سی ایسی ہیں جو نہ لکھنے والیاں ہیں لیکن ان پر یہ حالات گزرتے ہیں۔ پس کئی قسم کی مصیبتیں ہیں جو روزمرہ کی زندگی میں ہماری بد اخلاقیوں کے نتیجے میں انسانوں پر ڈالی جاتی ہیں اور انسانوں کی زندگی کو اجیرن کر دیتی ہیں۔ مردوں کی طرف سے بھی، عورتوں کی طرف سے بھی، بہوؤں کی طرف سے بھی، ساسوں کی طرف سے بھی، باپوں کی طرف سے بھی اور بچوں کی طرف سے بھی تو دیکھیں یہ دعا جو ہمیں خدا نے سکھائی۔ ان معنوں میں یہ دعا سکھائی کہ اپنے بندوں کا ذکر فرمایا اور کہا کہ انعام یافتہ رستوں پر چلنے والوں میں سے بنا دے تو دراصل یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ اے خدا! ہمیں ایسا بنا دے کہ والدین کے حقوق ادا کرنے والے ہوں ان کی دعائیں لینے والے ہوں۔ اور سب اقرباء سے حسن سلوک کرنے والے ہوں اور یتیموں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ مسکینوں سے حسن سلوک سے پیش آنے والے ہوں اور تیرے سب بندوں سے نرمی کی گفتگو کرنے والے ہوں۔ ہماری گفتگو میں حسن ہو۔ کراہت کی بات نہ ہو۔ وہ لوگ جو گھر میں ایک دوسرے سے نرمی کی بات نہیں کرتے ان سے عام دنیا میں کم توقع کی جاتی ہے کہ وہ نرمی کی گفتگو برتتے ہوں گے لیکن بعض ایسے ظالم بھی ہیں کہ دوستوں سے نرم اور اپنے گھر والوں سے سخت حالانکہ مضمون والدین اور اقرباء اور نزدیک کے رشتے داروں کے ذکر سے شروع ہوتا ہے۔ پس ایسی نرمی جو دوستوں کے لئے ہو اور گھر والوں کے لئے نہ ہو اس نرمی کا ان لوگوں کے ذکر میں کہیں شمار نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے مراتب کے لحاظ سے نیکیوں کا ذکر فرمایا۔ پس جب ہم کہتے ہیں (چلا ہم کو سیدھے راستہ پر ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا) تو ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی تو نگاہ رکھیں گے تو بڑی باتوں کا نہ حق ادا کر سکتے ہیں نہ بڑی باتیں مانگنے کی جرات کر سکتے ہیں اور جب بھی آپ بڑے بڑے مضامین کو سوچ کر اپنے دل کو ٹٹولیں گے تو آپ کو معلوم ہو گا کہ آپ کی دعا میں طاقت نہیں ہے کہ ان مضامین کی متحمل ہو سکے۔ وہ کانپ جاتی ہے جیسے کوئی بڑا بھاری وزن کوئی کمزور انسان اٹھانے کی کوشش کرے تو یہ دعا ہی بہت بھاری ہے لیکن اگر ہم غور کرنے والے ہوں اور اگر یہ دعا اٹھالیں تو اس دعا کے نتیجے میں جتنی ذمہ داریاں ہیں اگر سچے دل سے اس دعا کو اٹھالیں تو وہ خدا خود اٹھا لیتا ہے۔ یہ یقین ہے جو ایک (ایماندار) کے دل میں ہونا چاہئے اور اس یقین کے بغیر اس دعا کی ہمت بھی نصیب نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اسی طرح جن لوگوں نے تیری عبادت کو قائم کرنے اور تیری راہ میں خرچ کرنے کا عہد کیا اور پھر وفا کے ساتھ ان عہدوں کو نبھایا، ان لوگوں کے رستے پر چلا۔

اے خدا! ہمیں ان لوگوں کی راہ دکھا جو اس بات سے بے خبر نہیں کہ تو ہی زمین و آسمان کا مالک ہے اور تیرے سواء کوئی دوست اور مددگار ان کے کام نہیں آسکتا۔

ہمیں ان لوگوں کی راہ دکھا جن کا قبلہ ہمیشہ تو رہا ہے۔ تیری حضوری سے وہ اپنے وجود کو ہمیشہ نیا حسن عطا کرتے رہے یعنی وہ لوگ جن کا اجر تیرے پاس ہے اور تیرے تعلق کے فیض سے وہ ہر دوسرے خوف اور غم سے آزاد ہو گئے۔

ہمیں ان لوگوں کی راہ دکھا جو جس راہ پر چلے ہمیشہ تجھے پیش نظر رکھا۔ اے خدا جو تمام وسعتوں کا مالک ہے۔ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے اسی کا ہے اور ہر چیز اسی کی اطاعت کا دم بھرتی ہے۔ وہ ارادہ باندھتا ہے تو فرماتا ہے کہ ہو جا اور لازما" وہ ہو کر رہتی ہے۔ پس اے خدا! ہمیں اس یقین کے ساتھ ان راہوں پر چلا کہ ہم ایسی قدرتوں کے مالک خدا سے مدد مانگنے والے ہیں۔

پھر ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جو تیری کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کا حق ادا کرتے ہیں یعنی دن رات تلاوت کے لئے وقت نکالتے پھر غور اور سمجھ کے ساتھ تیری کتاب کی تلاوت کرتے ہوئے اس کے مضامین کو اخذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے مضامین میں ڈوبنے کی کوشش کرتے ہیں، سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کتاب کی کسوٹی پر پرکھتے رہتے ہیں۔ یہ مضمون ہے جو حق تلاوت کا مضمون ہے ہم اس کی بھی دعا مانگتے ہیں۔

اور پھر یہ دعا مانگتے ہیں کہ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح ہمیں ہماری قربان گاہیں دکھا۔ ہمیں آزمائشوں میں ڈال لیکن اس شرط کے ساتھ کہ ان آزمائشوں پر پورا اترنے کی بھی توفیق عطا فرما۔

اور ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جو مرتے دم تک تیرے حضور سپردگی کے عالم میں رہتے ہیں۔ تسلیم و رضا کی حالت میں رہتے ہیں۔ اپنے آپ کو تیرے حضور پیش کر دیتے ہیں اور پھر اپنے وجود کو تجھ سے واپس نہیں لیتے اور مرتے وقت اپنی اولاد کو بھی یہی نصیحت کرتے ہیں کہ توحید پر قائم رہنا اور خدا سے تعلق باندھے رکھنا اور کبھی اس تعلق کو نہ توڑنا کیونکہ اس تعلق کے توڑنے پر تم ہمیشہ کے لئے ہلاک کر دیئے جاؤ گے۔ پس وفا کے ساتھ توحید پر قائم رہنا اور ایک خدا سے اپنے تعلق کی حفاظت کرنا۔

ایسے لوگوں کی راہ پر چلا جو تیرے حضور یہ اقرار کرتے ہیں کہ تو نے جتنے بھی دنیا میں رسول بھیجے ہم ان سب پر ایمان لے آئے ہیں۔ ہمیں توفیق بخش کہ ہم ایک رسول اور دوسرے رسول کے درمیان ایسی تفریق نہ کریں کہ جس کے نتیجے میں کسی کی وحی کو واجب العمل سمجھیں اور کسی کی وحی کو اس

باقی صفحہ ۷ پر

ہفت روزہ ٹروتھ نائیجریا ۲۰۔ اگست ۱۹۵۴ء

ہماری تاریخ

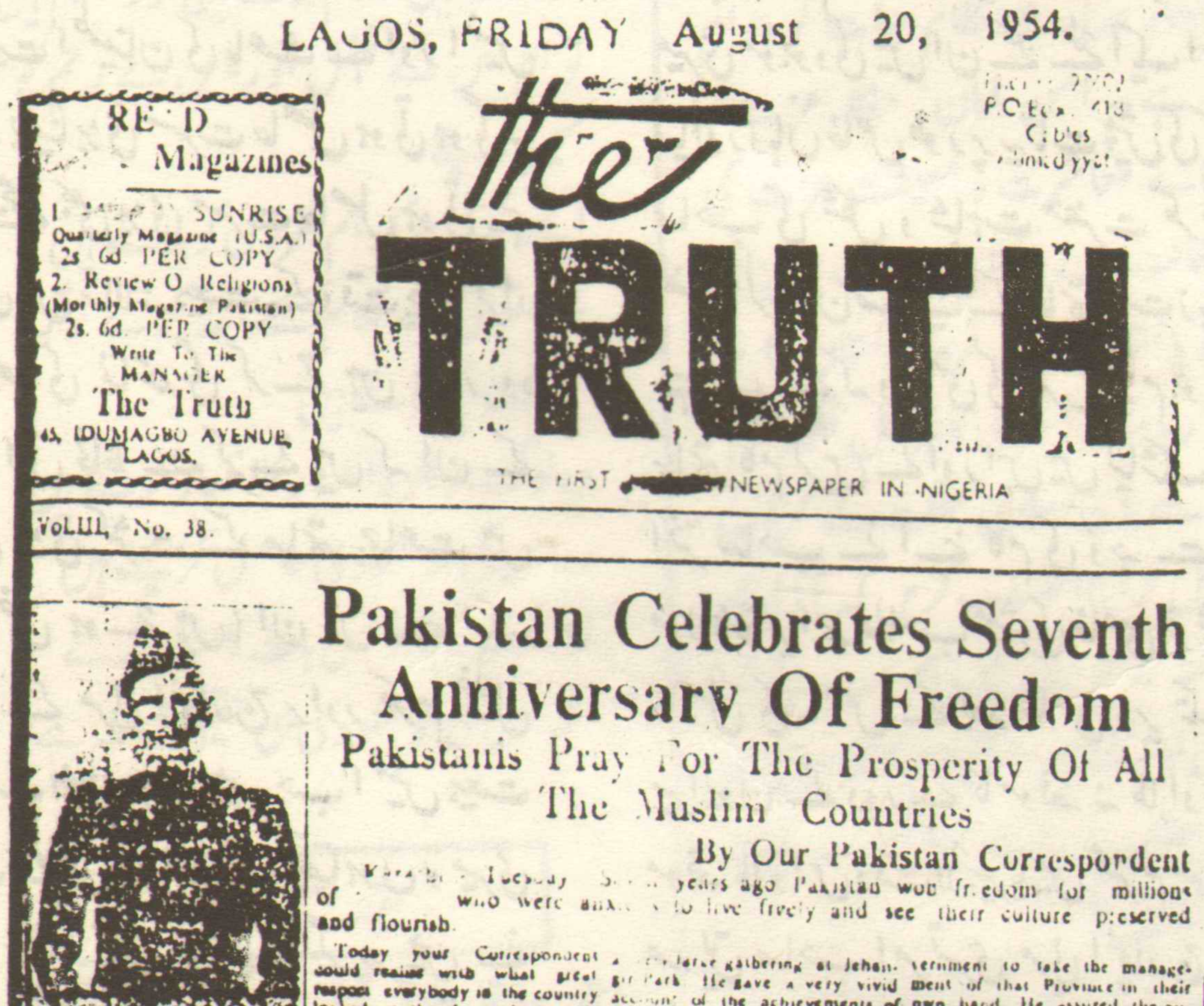
LAGOS, FRIDAY August 20, 1954.

READ Magazines
1. SUNRISE Quarterly Magazine (U.S.A.) 2s. 6d. PER COPY
2. Review O Religions (Monthly Magazine Pakistan) 2s. 6d. PER COPY
Write To The MANAGER The Truth 45, IDUMAGBO AVENUE, LAGOS.

P.O.Box 413 Cables Ahmadiyya

THE TRUTH

THE FIRST [redacted] NEWSPAPER IN NIGERIA

Vol.III, No. 38.

Pakistan Celebrates Seventh Anniversary Of Freedom

Pakistanis Pray For The Prosperity Of All The Muslim Countries

By Our Pakistan Correspondent

Karachi, Tuesday — Seven years ago Pakistan won freedom for millions of ... who were anxious to live freely and see their culture preserved and flourish.

Today your Correspondent could realise with what great respect everybody in the country looked at the day, when seven years ago, freedom was proclaimed for the first time. In gay clothes, young and old ... a ... large gathering at Jehangir Park. He gave a very vivid account of the achievements of the past seven years with added emphasis on the last year. He also recalled the difficulties ... vernment to take the management of that Province in their own hand. He assured the audience that the conditions were rapidly becoming normal and as ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

احباب جماعت کو یاد ہو گا کہ قادیان میں سن ۱۹۳۶ء، ۱۹۳۷ء یا اس کے قریب کے کسی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا تھا کہ یوں لگتا ہے کہ دنیا میں جس ملک میں سب سے پہلے احمدیوں کی اکثریت ہو گی وہ سیرالیون ہے۔ اگرچہ اس وقت سیرالیون میں کوئی بہت جلد جلد ترقی نہیں ہو رہی تھی لیکن حضرت امام جماعت الثانی کا یہ ارشاد احمدیہ جماعت کے افراد کے دلوں میں اعتماد کا باعث بنا اور جماعت کے افراد نے اس سلسلے میں دعائیں شروع کر دیں۔ دعائیں کب اپنا اثر دکھاتی ہیں یہ اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے ایک لمبے عرصے تک زیادہ سے زیادہ تین چار سو افراد سالانہ سیرالیون کی جماعت میں داخل ہوتے تھے۔ گزشتہ دنوں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے کئی مرتبہ فرمایا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کی ہوائیں اب جھکڑ کی صورت میں چلنے لگی ہیں اور جہاں اکا دکا لوگ جماعت میں داخل ہوتے تھے وہاں سینکڑوں کی تعداد میں داخل ہونے لگے ہیں اور جہاں سینکڑوں کی تعداد میں داخل ہوتے تھے وہاں ہزاروں کی تعداد میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں جب لاکھوں کی تعداد میں داخل ہونے لگیں گے۔ درحقیقت ساری دنیا کو لیا جائے تو لاکھوں کی تعداد میں ہر سال لوگ جماعت میں داخل ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

وہ تمام مربی جنہوں نے کبھی نہ کبھی خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیا ہے ان کے لئے یہ بات نہایت اطمینان کی باعث ہے اور انہیں اس سے یقیناً بڑی مسرت حاصل ہوتی ہو گی۔ جیسا کہ مجھے بھی بڑی مسرت حاصل ہوتی ہے کہ لندن میں سالانہ بیعت کے وقت چند افراد جو دنیا بھر کی نمائندگی کرتے ہیں (اور وہ نمائندگی اس لحاظ سے کرتے ہیں کہ ان کے ملک میں بڑی کثرت کے ساتھ جماعت میں لوگ داخل ہوئے ہیں) ان میں سے ایک سیرالیون کے مربی انچارج برادر مکرم خلیل احمد صاحب اختر ہیں۔ میں جب انہیں بیعت کے وقت ایم۔ ٹی۔ اے پر دیکھتا ہوں تو میری خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ اگرچہ میں نے ۱۹۷۶ء سے ۱۹۷۹ء تک سیرالیون میں مقیم رہ کر اپنی سی خدمت دین کی ہے لیکن اس سے پہلے جب حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے مجھے مغربی افریقہ کے مربیوں کا رئیس مقرر فرمایا تھا تو میں غانا اور سیرالیون اکثر دورے پر جاتا تھا۔ بعض اوقات کسی خاص امر کی تکمیل کے لئے بھی مجھے وہاں بھیجا جاتا تھا۔

ایک دفعہ میں سیرالیون گیا تو وہاں ایک نئے مربی برادرم خلیل احمد اختر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ کی تعیناتی لائبیریا کے لئے ہوئی تھی۔ میں نے اپنے سیرالیون کے قیام کے دوران محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری جو وہاں کے مربی انچارج تھے۔ سے مشورہ کیا اور ہم دونوں نے یہ طے کیا کہ مرکز میں جناب وکیل التبشیر صاحب کو لکھا جائے کہ نیا مشن کھولنے کے لئے خلیل احمد صاحب اختر کو وہاں بھیجنے کی بجائے مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب کو بھیجا جائے۔ وجہ یہ کہ خلیل احمد صاحب اختر ابھی خاصے کم عمر تھے۔ اور نیا مشن کھولنے کے لئے یقیناً کسی قدر پختہ عمر اور تجربے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ محترم مولانا محمد صدیق صاحب کے مشورے کے ساتھ میں نے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کو تار دیا اور ان سے گزارش کی کہ وہ خلیل احمد صاحب اختر کی بجائے مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب کی لائبیریا کے لئے تعیناتی فرمائیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے ہم دونوں کی یہ بات مان لی اور مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب کی لائبیریا کے لئے تعیناتی فرما دی۔ جہاں تک مکرم خلیل احمد صاحب اختر کا تعلق ہے میں نائیجیریا واپس آتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ لے آیا اور غانا میں ان کی تقرری کروا دی۔ چنانچہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے میری موجودگی میں ان کے لئے ایک استقبالیہ دیا اور وہاں خاص طور پر یہ بات پیش کی کہ اختر صاحب کی شکل و شباہت حضرت مکرم حکیم فضل الرحمان صاحب کے ساتھ بہت زیادہ ملتی ہے امید ہے کہ وہ انہی کی طرح گرم جوشی کے ساتھ کام کریں گے اور اس میں کیا شک ہے کہ اختر صاحب نے اپنے کام کی وجہ سے محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی خاصی خوشنودی حاصل کی۔ اس کے بعد خاصی دیر تک مجھے سیرالیون کے دورے کا موقعہ نہ ملا اور جب موقعہ ملا تو اس وقت لائبیریا میں محترم مولانا محمد صدیق صاحب امرتسری مربی انچارج تھے۔ انہی دنوں وہاں مجھے ایک روسی سے ملاقات کروائی گئی جو تعلیم کے لئے لائبیریا آئے ہوئے تھے۔ معلوم ہوا کہ روس کے کئی نوجوان مختلف ملکوں میں جا کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ جب میں نے ان سے کیمونزم کے متعلق پوچھا کہ کیا سارا روس یعنی سوویٹ یونین کیمونسٹ ہے تو وہ کہنے لگے کہ کیمونسٹ تو ایک چھوٹی سے پارٹی کے افراد ہیں۔ باقی سارے ملک پر ان کا کنٹرول ہونے کی وجہ سے بیرونی دنیا کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ سارا سوویٹ یونین کیمونسٹ ہے۔ میرے لئے یہ بات بالکل نئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے سیرالیون کو ان ایام میں جو سعادت عطا فرمائی ہے اور جس طرح وہاں کے مربی انچارج اور دیگر مربیوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی خوشنودی حاصل کی ہے۔ اس سے ہم سب مربیوں کو جنہوں نے کبھی نہ کبھی سیرالیون میں کام کیا ہے۔ دلی مسرت حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جہاں انسان نے کبھی کوئی کام کیا ہو وہاں اس کے بعد آنے والوں کی ترقی اس کے لئے دلی مسرت کا باعث ضرور بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سیرالیون کو مزید ترقیات عطا فرمائے اور حضرت امام جماعت الثانی کا وہ ارشاد کہ لگتا ہے کہ جس ملک میں سب سے پہلے احمدیہ جماعت کی اکثریت ہو گی وہ سیرالیون ہے۔ خدا کرے کہ اب جلد ہی حضرت صاحب کا یہ ارشاد پایہ تکمیل کو پہنچ جائے۔ میں سیرالیون میں کام کرنے والے تمام مربیوں کو اپنی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کے لئے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق دیتا رہے۔

ڈاکٹر عبداللہ پاشا

بوسنیا-ایک خون آلود خطہ

تاریخ میں انسانی درندگی کی بے شمار کہانیاں محفوظ ہیں۔ انسان، انسان پر ہی ناقابل تصور مظالم ڈھاتا رہا ہے۔ دنیا کی یہ مہذب مخلوق جب وحشی ہونے پر آتی ہے تو ہر درندے کو پیچھے چھوڑ دیتی ہے، یہ وحشت اور یہ درندگی آجکل بوسنیا کے سربوں پہ طاری ہے وہ پوری قوت سے بوسنیا کے مسلمانوں کی نسل کشی میں مصروف ہیں، وہ اس خطے کو مسلمانوں سے "پاک" کر دینا چاہتے ہیں اور اس عمل کو وہ "نسلی صفائی" (Ethnic Cleansing) کا نام دیتے ہیں، طریقہ واردات وہ یہ اپناتے ہیں کہ ایک آبادی کو گھیرے میں لیتے ہیں اور قتل عام شروع کر دیتے ہیں، بوسنیا چھوڑنے سے پہلے ان کو تحریری عہد کرنا پڑتا ہے کہ وہ آئندہ واپس نہیں آئیں گے اور بوسنیا میں اپنی جائیداد کے حقدار نہیں ہوں گے اور انکار کا مطلب صرف موت ہے۔

گزشتہ اڑھائی سالوں کی اس یک طرفہ جنگ میں تقریباً اڑھائی لاکھ مسلمان قتل ہو چکے ہیں اور جو زندہ ہیں ان پر گولیوں اور بموں کی بوچھاڑ ہو رہی ہے، ۲۵ لاکھ مسلمان اپنے گھروں کو چھوڑ کر مختلف علاقوں کی طرف ہجرت کر گئے ہیں دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ مہاجرین کی سب سے بڑی تعداد ہے جو کسی ایک ملک کے باشندوں کی ہے۔

ایک واقع کا ذکر ضروری ہے جو سربوں کے غیر انسانی رویے کی کافی حد تک عکاسی کرتا ہے، اس واقعے کے مطابق، زخمی سرب فوجیوں کو خون دینے کے لئے مسلمانوں کو استعمال کیا گیا، اور تقریباً ۵۰۰ مسلمانوں کا اتنا خون نکالا گیا کہ وہ ہلاک ہو گئے اس طرح بوسنیا میں انسان ہی نہیں، انسانیت بھی قتل ہو گئی۔ اجتماعی آبرو ریزی کے بے شمار واقعات ہوئے،

سربوں کا ظلم اور بے حسی عروج پر ہے ان پہ اقوام متحدہ کی قرار دادیں کوئی اثر کرتی ہیں نہ وہ کسی بات چیت کو خاطر میں لاتے ہیں، ۱۹۹۳ء کے اوائل میں بوسنیا کو نسلی اعتبار سے ۱۰ حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز پیش ہوئی، اس کے مطابق سربوں کو، جن کی آبادی بوسنیا میں ۳۱% ہے ۴۲% علاقہ دیا جانا تھا، لیکن جنونی سربوں نے اس کو بھی مسترد کر دیا۔ مسلمانوں نے، جو کم وسائل اور ہتھیاروں پہ پابندی کے باعث مسلسل پسپا ہو رہے ہیں، یہ تجویز منظور کر لی تھی۔ اس کے علاوہ بارہا مذاکرات ہو چکے ہیں کئی فارمولے پیش ہوئے ہیں، اقوام متحدہ کے ۱۴۰۰۰ ہزار فوجی بھی قیام امن کی خاطر بوسنیا میں متعین ہیں، لیکن یہ فوجی خود سربوں کے حملے کا شکار ہوتے ہیں، اور یہ فوج اپنا کردار ادا کرنے میں ناکام رہی ہے اور اب اس کی واپسی کی باتیں ہونے لگی ہیں۔

بوسنیا کے محصور علاقوں میں خوراک اور دواؤں کی شدید قلت ہے، امدادی قافلے کبھی کبھی ان علاقوں میں پہنچنے میں کامیاب ہوتے ہیں اور اکثر سربوں کی گولہ باری ان کے راستے میں میں رکاوٹ بنتی ہے، دواؤں کی قلت کے باعث بوسنیا کے ہسپتالوں میں بے ہوشی Anaesthesia کے بغیر آپریشن ہو رہے ہیں۔

بوسنیا کے مسلمان، سربوں کی مسلط کردہ جہنم میں بے بس نظر آتے ہیں، بڑی طاقتوں کی پالیسیاں منافقانہ ہیں اور عالم اسلام مصلحتوں کا شکار ہے۔ آج کل بوسنیا کا شہر بیہاج برستے بارود سے چھلنی ہو رہا ہے اور امریکہ کے سابق

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور

اہالیانِ پاکستان کے نام

محترم حکیم محمد سعید صاحب جملہ اہالیان وطن کو درج ذیل پیغام دیتے ہیں۔

(ادارہ)

اسلام ایک طریقہ حیات ہے اور ایک نظام زندگی کا نام ہے۔ یہ نظام زندگی جن نظریات اساسی اور جن عقائد و عبادات کا مجموعہ ہے جامعیت کے ساتھ ان کی ترجمانی کے لئے دین جامع ترین لفظ ہے۔ دین کی اساس توحید' رسالت اور آخرت تین عقائد پر ہے۔ اسلام کی تعلیمات کا حاصل اور خلاصہ و جوہر یہ ہے کہ انسان اللہ کو اپنا خالق و مالک اور معبود تسلیم کرے اور اس کی بندگی و اطاعت کامل میں اپنے آپ کو مکمل طور پر تفویض کر دے۔ اس کی بندگی اور اطاعت کا طریقہ خود نہ وضع کرے بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کے ذریعہ سے جو ہدایت بھیجی ہے صرف اس کی پیروی کرے اور اپنی زندگی کے شب و روز اور اپنی حیات کے لیل و نہار کو تابع فرمان الٰہی رکھے اور تباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرض جانے اور آخرت کی بازپرس کے لئے خود کو ہمہ دم تیار رکھے۔

دین اسلام سب پیغمبروں نے پیش کیا ہے اور اصول دین کے اعتبار سے سب نظریات میں اتفاق اور اتحاد رہا' اب نزول قرآن حکیم کے بعد اسلام اس دین و شریعت کا عنوان ہے اور اس نظام زندگی کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے بنی نوع انسان کے لئے بھیجا۔ اس دین اسلام کی روح یہ ہے کہ ایک طرف انسان اسلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مستحکم کرے دوسری طرف دنیا میں خوشگوار مستعد' متحرک اور فعّال زندگی گزارنے اور اسے بامعنی بنانے کے لئے ایک ہمہ جہت کردار کی تعمیر کرے۔ اسلام جس کردار کی طرف ہماری رہنمائی کرتا ہے وہ انفرادی زندگی میں بھی راحت و سکون کا ذریعہ بنتا ہے اور اجتماعی و معاشرتی امور میں بھی۔

بنی نوع انسان کے لئے اسلام کا سب سے اہم پیغام توحید اور اطاعت و بندگی ربّ اعلیٰ و اکبر ہے۔ یہ پیغام انسانوں کو اپنے ہی جیسے انسانوں کی غلامی سے نجات دلاتا ہے۔ اس پیغام کو تسلیم کرنے کے بعد کسی کی حاکمیت کے سامنے سر جھکانا یا زندگی بسر کرنے کے لئے یا انسانی ذہن کے وضع کردہ قوانین کو ماننا عقیدہ توحید کے سراسر منافی ہے۔ اللہ کی وحدانیت کو تسلیم کر لینے کے بعد ساری دنیا ایک حاکم اور ایک معبود کی بندگی کے حلقے میں داخل ہو کر تمام نسلی' جغرافیائی اور لسانی امتیازات سے بالاتر ہو کر ایک امت بن جاتی ہے اور انسان عجمی یا عربی گورا یا کالا' مغربی یا مشرقی نہیں بلکہ انسان انسان بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بعد اب وہ دوسرے انسانوں کی غلامی سے آزاد ہے۔ وہ کسی کا محکوم نہیں ہے' اس کا حاکم صرف اللہ ہے' کوئی اسے اپنا قانون ماننے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ اس ایک پیغام نے انسانوں کو وہ سب کچھ عطا کر دیا کہ جس سے روگردانی کی وجہ سے آج انسانوں کی اکثریت اپنے ہی جیسے انسانوں پر غلبہ و اقتدار کے لئے عالمی جنگ اور دنیا کو تباہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔

اس پیغام توحید میں تسلیم کرنے والے عظیم انسانوں کے لئے بےباکی اور جرأت و ہمت کا عظیم الشان درس موجود ہے۔ ایک موّحد صرف اللہ سے ڈرتا ہے۔ وہ خزائن ارض و سماوات کو اللہ کی ملکیت سمجھتا ہے۔ وہ اللہ کے سوا کسی اور کو فرمانروا تسلیم نہیں کرتا۔ مادی و اقتصادی' سیاسی اور تہذیبی و ثقافتی غلامی کو بھی وہ شرک سمجھتا ہے اور وہ اپنے جیسے انسانوں کو کبھی اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اسے اپنا محکوم بنائیں۔

عزیزان وطن!

ہر انسان کو اپنا احتساب کرنا چاہئے۔ ہر فرد ملت کو اور بہ حیثیت مجموعی ملت پاکستان کو اپنا جائزہ لینا چاہئے۔ مہذب اور متمدن اقوام و امم رات دن اپنا جائزہ لیتی ہیں۔ ان کا نظام سیاسی خود احتسابی کو اپنا فرض قرار دیتا ہے۔ ان کا نظام معاشرت و معیشت کردار ملت پر عقابی نگاہیں رکھتا ہے اور دیانت و امانت اور صداقت و شرافت کے مراتب اعلیٰ پر فائز ہو کر اخلاق و کردار ملت کی نگہبانی کرتا ہے۔ نظریہ حیات ملی اقوام مہذب کی اولیتوں کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ زندہ اقوام و ملل تعلیم کو اپنی اولیتوں میں شمار کرتی ہیں اور ہر فرد ملت کو ہر نونہال کو اور ہر نوجوان کو تعلیم سے آراستہ کرتی ہیں اور خوب جانتی ہیں کہ بام عروج پر جانے کے لئے ہر فرد وطن کو تعلیم یافتہ ہونا چاہئے۔ آزادی سے سرشار اور حریت سے سرفراز قومیں صحت کی انفرادی اور اجتماعی ضرورت کا ادراک کرتی ہیں اور صحت ملی کے باب میں اس احساس سے مزین ہوتی ہیں کہ صحت کے بغیر ترقی کا کوئی ایک زینہ نہیں چڑھا جا سکتا۔ اقوام و امم جن کا ظرف اعلیٰ ہوتا ہے وہ ہر فرد وطن کے دل کو محبت و احترام سے بھر دیتی ہیں اور اس انداز سے بلندیوں کا سامان کرتی ہیں۔ ایسی قومیں اور ملتیں یہ نکتہ خوب جانتی ہیں کہ آزاد' خوددار' دیانت دار اور صداقت شعار عدلیہ ہی نظام حیات کو دوام دے سکتی ہے۔ امن امان' حفظ عزت و ناموس' بقائے معاشرت و معیشت عزت کی زندگی کی ضمانت دے سکتے ہیں۔ اب عزیزان ملت' ملت پاکستان کا ہر فرد' پاکستان کا ہر سیاستدان' ریاست اسلامی کا ہر اہل فکر و قلم' دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت کے محراب و منبر' سب مل کر اپنا احتساب کریں کہ آزادی کے بعد گزشتہ ۴۷ سال میں ہم سب نے کیا اپنے فرائض ادا کئے ہیں؟ اسلام کا نظام حیات ہم سے جو مطالبہ کرتا ہے کیا ہم نے اپنے فرائض ادا کئے ہیں؟

اگر جواب ایک شرمندگی ہے اور اس کے سوا اور کچھ نہیں تو اب بھی وقت ہے کہ ہر پاکستانی غور کرے اور فکر کرے۔ اسلام یہی پیغام دے رہا ہے!

(روزنامہ جنگ لاہور ۹- جنوری ۹۵ء)

THE REAL TREASURE

Whate'er we say, whate'er we hear
It goes to make our mind
If all the time we talk of good
Our goodness gets refined

We ask our Lord and God for change
He makes us better men
If wrong is done, we like to know
Its how and why and when

We bend and bow and beg and pray
We sigh and cry and weep
'Tis when we ask, we find it out
His love is great and deep

But when we think and talk and say
That we are big and great
We do not call for grace and mercy
We seem to look for hate

They tell us the truth from Word of God
'Tis humble who wins His pleasure
And who is there to disagree
That His pleasure is the real treasure.

حقیقی خزانہ

جو کچھ ہم کہتے ہیں
جو کچھ ہم سنتے ہیں
یہ ہمارے دلی خیالات کی تشکیل کا باعث بنتا ہے
اگر ہم ہمیشہ اچھی باتیں کریں
تو ہماری اچھائی صیقل ہو جاتی ہے
ہم اپنے خدا سے اور اپنے آقا سے تبدیلی چاہتے ہیں
وہ ہمیں بہتر انسان بنا دیتا ہے
اگر ہم سے کوئی برائی سرزد ہوتی ہے
تو ہم جاننا چاہتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا
اور کب ہوا
ہم جھکتے ہیں
اور اس سے استدعا کرتے ہیں
ہم آہیں بھرتے ہیں چلّاتے ہیں اور روتے ہیں
جب ہم اس سے کچھ مانگتے ہیں
تو ہمیں اس بات کا ادراک ہوتا ہے
کہ اس کی طرف سے ملنے والی محبت عظیم ہے اور گہری ہے
لیکن جب ہم سوچتے ہیں اور جب ہم بات کرتے ہیں
اور کہتے ہیں کہ ہم بڑے ہیں اور عظیم ہیں
تو ہم اس کے فضل اور اس کے رحم کو آواز نہیں دیتے
ایسے لگتا ہے کہ ہم نفرتوں کو بلاتے ہیں
خدا تعالیٰ کے کلام سے اخذ کر کے لوگ ہمیں حقیقت سمجھاتے ہیں
وہ لوگ جو عجز و انکسار کا اظہار کرتے ہیں
وہ اس کی خوشنودی حاصل کر لیتے ہیں
اور کون ہے جو اس بات کا انکار کرے
کہ اس کی خوشنودی ہی حقیقی خزانہ ہے

بقیہ صفحہ ۶

ساتھ ساتھ فرقہ واریت کے تفریق بین المسلمین کے نقصانات کو اجاگر کیا جائے اور لاؤڈ سپیکر فرقہ وارانہ منافرت پر مبنی لٹریچر اور اسلحہ پر پابندی کا موثر نفاذ کیا جائے تو فرقہ واریت کا ٹھوس طریقے سے سدباب کیا جا سکتا ہے۔

("جنگ" لاہور ۷- جنوری ۱۹۹۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سری لنکامیں پائیدار امن کی امیدیں

سری لنکا کی صدر مادام چندریکا کمار اٹنگا نے سری لنکا کی ۱۱ سالہ خانہ جنگی کے خاتمہ کے لئے اور پائیدار امن کے قیام کے لئے ٹھوس امید کا اظہار کیا ہے۔ گذشتہ دنوں سری لنکا کی حکومت اور تامل چھاپہ ماروں کے درمیان جو دو ہفتے کی جنگ بندی ہوئی تھی اس کو اب مستقل جنگ بندی کے معاہدے کی شکل دے دی گئی ہے۔

ابتداء میں کئے جانے والے دو ہفتے کی جنگ بندی کے معاہدے کی نگرانی کی گئی تو اس کے بہت اچھے نتائج سامنے آئے۔ کہیں بھی کوئی سنگین خلاف ورزی نہ ہوئی۔ چنانچہ حکومت نے تامل ٹائیگرز کے ساتھ سیاسی بات چیت شروع کر دی۔

اگست ۱۹۹۴ء میں پارلیمانی انتخابات جیتنے کے بعد مادام کمار اٹنگا نے وعدہ کیا تھا کہ وہ تامل ٹائیگرز کے علاقے کو اندرونی خود مختاری دے دیں گی۔ یاد رہے کہ اس خانہ جنگی میں گذشتہ ۲۳ سال کے دوران مجموعی طور پر ۳۰ ہزار افراد مارے جا چکے ہیں۔

مسز کمار اٹنگا نے ناروے کے دو افراد کو جنگ بندی کے معاہدے کی نگرانی کے فرائض سونپے تھے۔ یہ پہلے غیر ملکی تھے جو اس خانہ جنگی میں کسی نہ کسی رنگ میں ملوث ہوئے تھے۔ نارویجین باشندے ہالم نے کہا کہ ہم جنگ بندی کی خلاف ورزیاں رپورٹ کرنے نہیں آئے بلکہ ہم ایسی شکایات کو سن کر دونوں فریقوں کے درمیان بات چیت کے ذریعے اس کا حل تلاش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اس سے قبل سابق یوگوسلاویہ میں ایسے کام کا تجربہ ہے اور ہمیں وہاں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اس کو ہم سری لنکا میں بھی استعمال کریں گے۔

مغربی سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ جنگ بندی کی نگرانی کے لئے ایسے غیر جانبدار غیر ملکی مبصرین کا تعین جن پر دونوں فریقوں کا اتفاق ہے ایک اہم پیش رفت ہے۔ اس سے متحارب گروپوں کو جنگ بندی کی خلاف ورزیوں میں مشکل ہو گی جس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں متحارب فریق جنگ سے رکے رہیں گے۔

☆O☆

بیت المقدس کا تذکرہ

فلسطینیوں اور اسرائیل کے درمیان جو امن معاہدہ ہوا تھا اس میں یہ طے کیا گیا تھا کہ بیت المقدس اسرائیل ہی کے پاس رہے گا اور چار سال تک اس بارے میں کوئی بات چیت نہ کی جائے گی نہ ہی اس مسئلے کو اٹھایا جائے گا۔ لیکن بیت المقدس پر اسرائیل کا قبضہ عالم اسلام کا رستا ہوا ناسور ہے یہی وجہ ہے کہ فلسطینی لیڈر یاسر عرفات اس معاہدے کے باوجود اس مسئلے کو کسی نہ کسی رنگ میں اٹھاتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے اسرائیل میں یہودی بستیوں کی توسیع کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے ہم وطنوں کے سامنے جو تیز و تند تقاریر اسرائیل کے خلاف کی ہیں ان میں انہوں نے واضح طور پر کہا کہ بیت المقدس فلسطین کا مستقل دارالحکومت ہے اور اسرائیل کو بالآخر اسے خالی کرنا پڑے گا۔

مقبوضہ عرب فلسطینی علاقوں میں یہودی بستیوں کی توسیع کو امن معاہدے کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے فلسطینیوں کے مظاہرے جاری ہیں۔ کئی مقامات پر مظاہرین اور اسرائیلی پولیس میں جھڑپیں ہوئی ہیں اور اسرائیلیوں نے کئی جگہوں پر فائرنگ بھی کی ہے اور متعدد فلسطینیوں کو گرفتار بھی کر لیا ہے۔

☆O☆

اسرائیل کیلئے ۵۰ لڑاکا ہوائی جہاز

امریکہ ایک طرف اسرائیل کی عربوں سے صلح کرانے میں کوشاں ہے تو دوسری طرف وہ اسرائیل کو مسلح کرنے کے فرض سے بھی غافل نہیں ہے۔ چنانچہ حال ہی میں امریکہ نے اسرائیل کو ۵۰ لڑاکا طیارے دینے کا اعلان کیا ہے۔

اسرائیلی ائرفورس نے اعلان کیا ہے کہ اس ماہ کے آخیر تک اسرائیل کو ۵۰ عدد ایف سولہ طیارے مل جائیں گے۔

اسرائیل کو یہ طیارے ملنا خلیج کی جنگ ۱۹۹۰ء میں اسرائیل کے حصہ لینے کا انعام ہے۔ سابق امریکی صدر مسٹر جارج بش نے اسرائیل کو خلیج کی جنگ میں حصہ لینے کے عوض میں یہ طیارے اور دیگر فوجی ساز و سامان دینے کا اعلان کیا تھا۔

اسرائیل کو امریکہ سے سال میں ۱۰۸ء۱ ارب ڈالر کی فوجی امداد دی جاتی ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا طیاروں کے علاوہ امریکہ نے اسرائیل کو F-15 سٹرائیک ایگل دینے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ یہ طیارے ۱۹۹۷ء تک اسرائیل کو مل جائیں گے۔

☆O☆

بوسنیامیں رابطہ گروپ کا دورہ

بوسنیا میں اگرچہ چار ماہ کی خانہ جنگی کئی خلاف ورزیوں کا شکار ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ پانچ رکنی رابطہ گروپ نے بھی بوسنیا کا دورہ شروع کر دیا ہے۔ اس ۵ رکنی رابطہ گروپ سے مراد امریکہ برطانیہ فرانس جرمنی اور روس کے ممالک ہیں جنہوں نے گذشتہ سال بوسنیا کی تقسیم کا منصوبہ فریقین کو پیش کیا تھا جس کو مسلمانوں اور کروٹس نے منظور کر لیا تھا لیکن سربوں نے اسے ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ ۵ رکنی رابط گروپ کے ارکان سربوں اور بوسنیا کے مسلمانوں سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کر رہے ہیں تاکہ اس منصوبے پر عمل درآمد کا کوئی راستہ نکالا جا سکے اور بوسنیا میں پائیدار امن کی راہ ہموار کی جا سکے۔

☆O☆

جنوبی لبنان سے اسرائیل کے حملے

جنوبی لبنان ابھی تک وہ جگہ ہے جہاں سے اسرائیل کے خلاف گوریلا کارروائیاں ہوتی ہیں۔ اس جگہ پر فلسطینی مہاجروں کے بھی کئی کیمپ ہیں۔ یہاں پر اسرائیل کے خلاف گوریلا کارروئیاں شام نواز شیعوں کی تنظیم حزب اللہ کرواتی ہے اس تنظیم کو مبینہ طور پر ایران کی حمایت بھی حاصل ہے۔ اس کے جواب میں اسرائیلی طیارے اور فوج وقتاً فوقتاً فلسطینیوں اور حزب اللہ کے ٹھکانوں پر بمباری کرتی رہتی ہے۔ اس سال کے پہلے مہینے میں اب تک تین حملے اسرائیلی فوج کر چکی ہے۔ تازہ حملے میں جس میں طیاروں نے بمباری کی تین افراد ہلاک اور ۴ زخمی ہو گئے۔ یہ حملہ اس قدر شدید تھا کہ تھوڑی دیر کے لئے بیروت کے ائرپورٹ کو بھی بند کرنا پڑا۔ عالمی حلقے اور مسلمان تنظیمیں ان حملوں کی مذمت کرتی رہتی ہیں جبکہ اسرائیل اور امریکہ فلسطینیوں کے حملوں کو دہشت گردی قرار دیتے ہیں۔ اور ان کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

☆O☆

فرقہ واریت کے خاتمہ کا عزم

وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے دو الگ الگ بیانوں میں فرقہ واریت کے خاتمہ کے عزم کا اظہار کیا ہے اور وزیر اعظم نے تو اس امکان کا بھی اظہار کیا ہے کہ لسانی اور فرقہ پرست تنظیموں پر پابندی لگائی جا سکتی ہے۔

ملک میں فرقہ واریت نے تحمل اور رواداری کی اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر عدم برداشت کا راستہ اختیار کر کے تشدد کا جو رجحان اختیار کر لیا ہے اس نے دشمن کو بھی اس بات کا موقع فراہم کیا ہے کہ وہ فرقہ واریت کی آڑ میں پاکستان کے خلاف اپنے بغض اور کینہ کی پیاس بجھاتا رہے اس صورتحال نے ملکی و سلامتی و استحکام کے لئے شدید خطرات پیدا کر دیئے ہیں اور حکومتی حلقوں کی جانب ہی سے نہیں بلکہ خود علمائے حق کی جانب سے فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے ٹھوس اقدامات کرنے کے مطالبات کئے جا رہے ہیں۔

صحیح الفکر مذہبی و دینی طبقے کی بھاری اکثریت اب بھی فرقہ واریت کے خلاف ہے اس لئے ارباب اختیار کو اس طبقے کے سربر آوردہ اصحاب کے مشورے اور اشتراک و تعاون کے ساتھ فرقہ واریت کے خاتمے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔

اس نوع کی اطلاعات بھی اخبارات کی زینت بنتی رہی ہیں کہ بعض مذہبی تنظیموں کو بیرون ملک سے براہ راست امداد ملتی ہے اگر ایسا ہے تو حکومت کو اس صورتحال کے سدباب کے لئے موثر کارروائی کرنی چاہیئے اور کسی تنظیم یا گروہ کے لئے براہ راست بیرون ممالک سے امداد حاصل کرنے پر پابندی عائد کرنی چاہئے اور اگر یہ رقم حکومت کی وساطت سے آنے کا نظام اختیار کیا جائے تو اس صورت میں بھی اس کے آڈٹ کا بندوبست ہونا چاہئے اور اگر بعض مذہبی تنظیمیں ان رقوم سے اپنے نقطہ نظر کے مطابق احیائے اسلام ہی کا کام کر رہی ہیں تو انہیں بھی اس پر اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔

جہاں تک مذہبی و لسانی تنظیموں پر پابندی لگانے کی بات ہے تو اس کا جواز موجود سمجھا جا سکتا ہے لیکن ایسے کسی اقدام کی صورت میں ان تنظیموں کے زیر زمین چلے جانے کا امکان ہے۔ جس کی بناء پر ایسے کسی اقدام کی افادیت محل نظر ہو گی۔

اگر علمائے حق کے تعاون سے اسلام کی صلح و آشتی اور رواداری کی تعلیم کو عام کرنے کے

باقی صفحہ ۵ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کار پرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی بہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کار پرداز ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۸۴۵

میں امتیاز احمد ولد چوہدری سردار خان صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۸۲۵ ڈالر ماہوار بصورت الاؤنس از گورنمنٹ کینیڈا مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امتیاز احمد چوہدری کینیڈا گواہ شد نمبر ۱ منیر الدین عبید اللہ وصیت نمبر ۱۷۵۹۳ گواہ شد نمبر ۲ محمد سعید وصیت نمبر ۱۰۲۷۵

مسل نمبر ۲۹۸۴۶

I Mohammad Abdul Baten s/o Dr .M.A. Aziz

پیشہ سروس عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کو میلا بنگلہ دیش حال کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۲-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰ ڈالر ماہوار مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Mohammad Abdul Baten آف بنگلہ دیش حال کینیڈا گواہ شد نمبر ۱ ملک حمید الحق کینیڈا گواہ شد نمبر ۲ ملک خالد محمود کینیڈا

مسل نمبر ۲۹۸۴۷

I Qudrat Mojirade W/o Abul Guniyu Bolanle Omokanye

پیشہ ٹیچنگ عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۸۲ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۱۰-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) چار سیٹ طلائی زیورات مالیتی ۱۰۰۰۰₦ (۲) چار کمپنیوں میں حصص ۵۰۰۰N اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰۰₦ سالانہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Qudrat Mojirade W/o Abdul Gunjyu Bolanle Omokanye

نائیجیریا گواہ شد نمبر ۱ A.G.B Omokanye خاوند موصیہ گواہ شد نمبر ۲ نصیر احمد شاہد وصیت نمبر ۲۳۱۸۴

مسل نمبر ۲۹۸۴۸

I-BR-Mudathir lawal s/o Mr. Lawal Iyanda Adebayo

پیشہ Eleltrical Technici عمر ۴۵ سال بیعت اگست ۱۹۷۸ء ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۵-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی پچاس ہزار نیرے ۵۰۰۰۰₦ (۲) کار مالیتی بیس ہزار ۲۰۰۰۰N (۳) ٹیلی ویژن بلیک اینڈ وائٹ مالیتی ۹۵۰N (۴) Tabel Gram مالیتی ۱۰۰۰₦ (۵) ٹرانسٹر ریڈیو کیسٹ مالیتی ۴۵۰₦ (۶) ویڈیو کیسٹ پلیئر مالیتی ۳۰۰۰₦ (۷) فریج مالیتی۔ ۸۰۰₦ (۸) فرنیچر مالیتی ۳۵۰۰₦ اس وقت مجھے مبلغ ۱۲۰۰₦ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد BR-Mudathir Lawal نائیجیریا گواہ شد نمبر ۱ ذکر اللہ ایوب وصیت نمبر ۲۴۵۹۳ نائیجیریا گواہ شد نمبر ۲ عبد الجمیل جمال الدین باڈا وصیت نمبر ۲۲۶۲۴ نائیجیریا

پوسٹ کوڈ نمبر سے مطلع فرمائیں

○ محکمہ ڈاک کے قواعد کے مطابق تاکید کی جاتی ہے کہ جملہ خریداران روزنامہ و خطبہ نمبر الفضل اپنے متعلقہ ڈاک خانہ کے پوسٹ کوڈ نمبر سے مطلع فرمائیں۔ تاکہ ان کے پتہ کی چٹ پر پوسٹ کوڈ نمبر لکھوا دیا جائے۔

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

بقیہ صفحہ ۱

نہ کریں ہماری روزمرہ کی زندگی میں مرنے کے بعد خدا سے ملنے کا تصور کمزور پڑتا چلا جاتا ہے اور یہ تصور جتنا کمزور پڑتا چلا جاتا ہے اتنا ہی انسان گناہوں پر دلیری اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ معاشرتی گناہ بھی جن کو ہم قانون شکنی کہتے ہیں وہ بھی زور مارنے لگتے ہیں اور رفتہ رفتہ تمام سوسائٹی انارکی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

پس جماعت احمدیہ کو ان بنیادی حقیقتوں کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے خواہ کوئی کتنی تلقین کرے سچائی کی، عبادتوں کی، نیکی اختیار کرنے کی، بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنے کی، بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے کی، کیسی کیسی اچھی نصیحتیں کیوں نہ کرے جب تک سننے والے کو یہ یقین نہ ہو کہ میرا ایک خدا ہے اور مرنے کے بعد میں نے اس کے حضور پیش ہونا ہے اس وقت تک یہ نصیحتیں اثر نہیں دکھا سکتیں یا دکھاتی ہیں تو ایک عارضی سا اثر دکھاتی ہیں۔

پس اس بنیادی حقیقت کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس پر اتنا زور دیا ہے اور مختلف رنگ میں اس پر روشنی ڈالی ہے کہ اگر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تحریریں کسی نے پڑھی ہوں تو اس کے لئے ممکن نہیں ہے کہ وہ کبھی بھی اس بنیادی مضمون کو فراموش کر سکے۔

(از خطبہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۹۰ء)

بقیہ صفحہ ۳

طرح واجب العمل نہ سمجھیں بلکہ یقین کریں کہ تیرا کلام خواہ اعلیٰ پر نازل ہو خواہ وہ ادنیٰ پر نازل ہو وہ کلام تیرا کلام ہے اور اس حیثیت سے ہر کلام خواہ دنیا کے کسی بندے پر نازل ہوا ہو وہ عزت اور احترام کے لائق ہے۔ (۔۔۔)

اے خدا! ہمیں استباق فی الخیرات کی توفیق عطا فرما۔ صرف نیکیوں کی توفیق نہ عطا فرما، نیکیوں میں ہمیشہ ایک دوسرے سے آگے بڑھتے رہنے کی توفیق عطا فرما۔ ہر وقت جدوجہد میں مبتلا رہنے والے ہوں۔ ہمیں ان لوگوں کی راہوں پر چلا جو ہمیشہ آگے بڑھنے کی نیت سے ورزشیں کرتے رہتے ہیں اور محنتیں کرتے رہتے ہیں۔ آپ میں سے کسی کو اگر صبح کی سیر کی عادت ہو یا توفیق ملی ہو تو دیکھا ہوگا کہ بہت سے ایسے اتھلیٹ یعنی کھلاڑی اور جو مختلف جسمانی مقابلوں میں حصہ لینے والے ہوں، صبح صبح اٹھ کر دوڑ رہے ہوتے ہیں اور ایسے وقت میں بھی جبکہ شدید سردی ہو یا پاکستان وغیرہ میں شدید گرمی ہو تو وہ ان باتوں سے بے نیاز بڑی محنت کر رہے ہوتے ہیں۔ پہلوان ہیں جو اکھاڑوں میں محنت کر رہے ہیں غرضیکہ ایسے لوگ کسی امید پر کہ شاید کبھی ہم اپنے ملک میں نام پیدا کرنے والے بنیں اور اس امید پر کہ شاید کبھی بین الاقوامی مقابلوں میں نام پیدا کرنے والے بنیں، ساری زندگی محنت میں صرف کرتے ہیں۔ پس جب ہم استباق فی الخیرات کی دعا مانگتے ہیں تو یہ بات ہے جس کی دعا مانگتے ہیں کہ اے خدا! ہمیں محنت کی توفیق عطا فرما، جس کے نتیجے میں ہم اپنے بھائیوں سے نیکیوں میں آگے بڑھنے والے بنیں۔ اگر یہ محنت نہیں کریں گے تو یہ توفیق مانگنے کی دعا کا کیا مطلب ہے؟ پس جب استباق فی الخیرات کی دعا مانگیں تو ان سارے نظاروں کو پیش نظر رکھ لیا کریں، جہاں مقابلوں میں حصہ لینے والے مختلف رنگ میں مختلف مقامات پر دن اور رات یا کسی اور حصے میں محنتیں کر رہے ہوتے ہیں اور زندگیاں ان محنتوں میں صرف کر دیتے ہیں اور اکثر ہیں جن کی امیدیں پوری نہیں ہوتیں۔ بہت ہی کم ہیں جن کی امیدیں پوری ہوتی ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ شاید ہی ہزاروں میں سے ایک ہم بن سکیں جو اپنی آرزوؤں کو پورا ہوتے دیکھ سکیں گے۔ پھر بھی وہ محنت کرتے ہیں تو یہ دعا سکھائی کہ اے خدا! ہمیں ایسی محنتیں کرنے کی بھی توفیق عطا فرما جن کا پھل ہر شخص کو نصیب ہو ہی نہیں سکتا مگر ان نعمتوں کا کچھ نہ کچھ فیض ہر شخص پا ہی لیتا ہے۔ عام دنیا کے انسانوں کے مقابل پر وہ بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس استباق فی الخیرات کرنے والوں کی راہ پر ہمیں ڈال دے۔

صبر و صلوٰۃ اور شہادت پر تسلیم و رضا کا ردعمل دکھانے والوں کی راہ پر ڈال۔ ایسے لوگوں کی راہ پر ڈال جو ابتلاؤں اور نقصانات پر صبر سے کام لیتے ہیں اور تیرے حضور ہر قسم کی قربانیاں دیتے ہوئے یہ عرض کرتے ہیں کہ (۔) کہ سب کچھ گیا لیکن ہم بھی خدا ہی کے ہیں ہم بھی چلے جائیں تو کچھ ہاتھ سے دینے والے نہیں ہوں گے۔ (۔) ہم خدا کے تھے اور خدا کے ہیں اور ہم نے بھی تو آخر اسی کے پاس جانا ہے جہاں ہمارا سب کچھ جا رہا ہے۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص ۱۶۷ تا ۱۷۲)

بقیہ صفحہ ۴

صدر جمی کارٹر نئے امن منصوبہ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ سرب بھیڑیوں کو پنجرے میں بند کرنے میں کامیاب ہوتے ہیں یا باقیوں کی طرح ناکام لوٹتے ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق سرب، جنگ بندی کے معاہدے پہ دستخط کرنے کے باوجود جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں اور یہ معاہدہ بھی خطرے میں دکھائی دیتا ہے۔ بہرحال اگر بوسنیا میں جنگ بندی کی کوششیں کامیاب ہوگئیں تو یہ مسٹر جمی کارٹر کی بڑی کامیابی ہوگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19- جنوری-1995ء
سردی کی شدت بدستور جاری ہے۔
درجہ حرارت کم ازکم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 16 درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ گوادر اور ایٹمی پروگرام بیچنے کی کوئی جرأت نہیں کر سکتا۔ اومان کو ۱۰۰۔ ایکڑ اراضی عطیہ کے طور پر دی گئی ہے۔ جس سے زیادہ اراضی ابو ظہبی کے حکمرانوں کو دی جا چکی ہے اس پر کسی نے شور نہیں مچایا اس قسم کے الزامات لگانے والے گھٹیا سوچ کے مالک ہیں۔ گوادر پاکستان کا حصہ ہے اور رہے گا۔ یہ امریکہ یا اومان کو فروخت نہیں کیا جا رہا۔ بلا سوچے سمجھے بیانات دیئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت پاکستان کے مفادات کو بیچنے والی نہیں بلکہ وہ ان کا تحفظ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر اور نیوکلیئر پروگرام کا ہم نے بہترین دفاع کیا جس کے نتیجے میں سپر پاور نے اپنی پالیسی تبدیل کر لی۔ مخالفین ہمارے اچھے کاموں کی تعریف کیوں نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر پر آل پارٹیز کانفرنس جلد بلائی جائے گی۔

○ پنجاب اسمبلی کے قائم مقام اپوزیشن لیڈر چوہدری پرویز الٰہی نے جلوس کے ساتھ ایف آئی اے ہیڈ کوارٹر جا کر گرفتاری پیش کر دی۔ گرفتاری نواز شریف کی ہدایت پر دی گئی۔ پرویز الٰہی نے مسلم لیگ ہاؤس سے گرفتاری دینا چاہی مگر حکام نے انکار کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج انصاف کا حصول ناممکن ہے۔ عدلیہ کا کوئی وقار نہیں۔ میری واپسی حکومت کے خاتمے کے ساتھ ہی ہو گی۔ وہ شوگر ملز میں غیر قانونی قرضہ لینے کے جرم میں اشتہاری ملزم قرار دیئے گئے تھے۔

○ قومی اسمبلی میں پھر گرما گرمی ہوئی۔ ارکان کی ایک دوسرے پر الزام تراشی کے بعد واک آؤٹ کی دھمکی دی گئی جس پر اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔ اپوزیشن ارکان نے کہا کہ گوادر بیچ دیا گیا تو کل کھوٹہ بھی نہیں بچے گا۔ حکومت نے ایسی کوئی کوشش کی تو اپوزیشن کا بچہ بچہ کٹ مرے گا۔ اصل صورت حال معلوم کرنے کے لئے ایوان کی تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی جائے۔ بیگم نصرت بھٹو نے جواباً کہا کہ نواز شریف نے بھی ڈائیوو کو جگہ دی تھی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اپریل میں امریکہ کا دورہ کریں گی۔ سرکاری اعلان جلد کر دیا جائے گا۔

○ کراچی میں رینجرز اور پولیس نے کورنگی کا محاصرہ کر کے گھر گھر تلاشی لی۔ لوگوں کو کہا گیا کہ وہ گھروں میں رہیں اور دروازے کھلے رکھیں۔ کسی شخص کو علاقے میں داخل ہونے یا باہر جانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ان علاقوں میں خطرناک دہشت گردی اور بھاری اسلحہ کی موجودگی کہ خفیہ اطلاعات ملی تھیں مسلح دستے علی الصبح پہنچ گئے۔ فوجی طرز پر رینجرز کی پہلی تلاشی تھی۔ لیاقت آباد اور نظام آباد میں چھاپے مار کر خطرناک گروہ کا لیڈر اور ساتھی کانسٹیبل گرفتار کر لیا گیا۔ دستی بم۔ کلاشنکوف اور ایسا اسلحہ برآمد کر لیا گیا جو پولیس سے چھینا گیا تھا۔ فائرنگ اور تشدد میں دو افراد ہلاک ہوئے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ گوادر کا ایک انچ بھی فروخت نہیں کریں گے۔ پروپیگنڈہ کرنے والے ہوش کے ناخن لیں۔

○ پولیس تشدد کے خلاف پنجاب بھر میں وکلاء نے بھوک ہڑتال کی سیاہ پٹیاں باندھیں اور جلوس نکالے۔ وکلاء نے اعلان کیا ہے کہ چند روز تک ڈپٹی کمشنر ملتان اور متعلقہ پولیس اہلکار معطل نہ ہوئے تو غیر معینہ مدت کے لئے عدالتوں کا بائیکاٹ کر دیں گے۔

○ جاپان میں زلزلے سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد تین ہزار ہو گئی۔ ساڑھے چھ ہزار افراد زخمی ہوئے۔ ۱۱۔ ہزار عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ ڈیڑھ لاکھ افراد بے گھر ہو گئے۔ ہزاروں لاپتہ ہیں۔ دنیا بھر سے امداد کی پیشکش کی جا رہی ہے۔ قدرت نے جاپانی انجینئروں کے اندازے غلط ثابت کر دیئے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومتی عزائم کو ناکام بنانا جہاد ہے۔ انہوں نے کہا کہ گوادر کے مسئلے پر بھرپور سٹینڈ لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے خلاف جلد تحریک شروع کی جائے گی۔ یہ تحریک دھماکہ خیز ہو گی۔ جس سے حکمرانوں کا سب کچھ ہوا میں اڑ جائے گا۔

○ پنجاب میں وارنٹ گرفتاری کے ذریعے ٹیکسوں کی وصولی شروع کر دی گئی ہے۔

○ امریکی وزارت دفاع کے ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت نے مسئلہ کشمیر کے حل میں امریکہ مدد کی پیشکش مسترد نہیں کی۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان اور بھارت میں مسئلہ کشمیر پر چوتھی جنگ ہوئی تو پہلے سے زیادہ خوفناک تباہی و بربادی ہو گی۔

○ ڈاکوؤں نے اسلام آباد کے بینک سے ۲۹ لاکھ روپے لوٹ لئے۔ عملے کو سٹرانگ روم میں بند کر دیا۔ یہ ڈاکہ دن کے وقت سپر مارکیٹ میں مارا گیا۔

○ چیچن افواج نے روسی حملے پسپا کرنے کے بعد اپنے چھینے ہوئے بعض علاقے واپس لے لئے ہیں۔ روس کی طرف سے جنگ بندی کی پیشکشوں کے باوجود جنگ بندی نہیں ہوئی گزشتہ روز ایک بار پھر روسی فضائیہ کے جہازوں نے تباہ کن بمباری کی۔ روسی صدر نے کہا ہے کہ چیچنیا کے صدر داؤ دایوف سے براہ راست مذاکرات نہیں ہو سکتے۔

محلہ دار العلوم غربی میں نہایت باموقع
دس۔ دس مرلہ کے پلاٹ برائے فروخت
موجود ہیں نیز ناصر آباد میں بھی۔

چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
فون : 212379

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
فرائض کی ادائیگی خواہ دینی ہو یا دنیاوی طاقت و توانائی کی ضرورت
ہے۔ اس کیلئے ہماری قابل اعتماد زود اثر دوائیں استعمال کریں۔

زد جام عشق
شباب آور موتی
سونے چاندی کی گولیاں
حب ہمزاد

معجون فلاسفہ
لبوب کبیر خاص
خمیرہ ابریشم حکیم ارشد والا
نواب شاہی گولیاں

ناصر دواخانہ گول بازار ربوہ
فون نمبر 212434-04524- فیکس-534

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/=۱۰,۰۰۰ ڈش ۶ فٹ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 355422
7235175

ضرورت برائے ایڈمن آفیسر
ہمیں اپنی ٹیکسٹائل مل کیلئے ایڈمن آفیسر کی ضرورت ہے۔ امیدوار کو کم ازکم بی اے اور ترجیحاً ایل ایل بی ہونا چاہیئے۔
• عمر 40 سے 50 سال کے درمیان۔
• کسی مل یا انڈسٹری میں کم ازکم ۱۵ سال اس کام میں تجربہ ضروری ہے
• لیبر قوانین سے مکمل واقفیت ہونی چاہیئے
اپنی درخواستیں مع مکمل اسناد کی فوٹو کاپی کے درج ذیل پتہ پر ۳۱ جنوری تک ارسال کریں۔

شاہ تاج ٹیکسٹائل لمیٹڈ
83 شاہراہ قائداعظم لاہور